26/08/2021

M.A. Islamic Studies Sem. I. paper. 104
Topic. Shibli Ki Kitab Al-Kalam ka Jayeza
By. Mumtaz Alam

شبلی کی کتاب "علم الکلام" کا جائزہ

"علم الکلام" شبلی نعمانی کی مشہور کتاب ہے جسے اس فن میں بڑی مقبولیت حاصل ہے۔ اس کتاب کی ابتدا میں شبلی نے علم کلام کے ایجاد کی وجہ اور اس کے اسباب اختلاف عقائد اور اس کے وجوہ سے بحث کیا ہے۔ اس کے بعد متشابہات اور معقولات کے ساتھ علم کلام کے عروج و زوال کی داستان لکھی ہے انہوں نے کہا: "تحریر، تقریر اور بحث و مناظرہ کی آزادی کے دور میں اس علم کو عروج ملتا رہا مگر استبداد محکم کے زمانہ میں اظہار عقائد کی لوگ کم جرات کرتے تھے"۔ شبلی نے آگے اسپین اور برصغیر میں حضرت شاہ ولی اللہ کے ذکر کے ذریعے علم کلام کے رجحانات کا مختصر ذکر کیا ہے۔ مگر ان کے مباحث کا بیشتر حصہ عرب ممالک اور ایران کے علاقوں کی سرگرمیوں کے لیے وقف رہا ہے۔ انہوں نے تاریخی طور پر علم کلام کی ترقی کو تین دور پر تقسیم کیا ہے۔

(۱) عہد عباسیہ سے پانچویں صدی ہجری تک جس میں اشاعرہ و معتزلہ کے عقائد کا رواج و تداول ہوا

(۲) اشاعرہ کے عقائد کے عروج کا دور جس میں امام محمد غزالی، محمد بن عبدالکریم شہرستانی، امام فخر الدین رازی، علامہ ابو الحسن علی سیف الدین آمدی اور مولانا جلال الدین محمد رومی جیسے باکمال لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے فن آفرین مباحث سے علم کلام کو بام عروج تک پہنچایا۔ شبلی نے ماتریدیہ کا علم کلام لغوی

DATE

مصنفوں نے خاص عقائد پر مختصر طور پر لکھا ہے جیسا کہ عقیدہ ماتریدیہ امام محمد ماتریدی سمرقندی سے منسوب ہیں۔ اس دور کے کلامی عقائد کے ضمن میں مصنف نے ملاحدہ، باطنیہ اور فلاسفہ کے مختلف گروہوں کے خلاف اسلامی افکار کا ذکر کیا اور اسلامی عقائد کا دفاع بیان کیا ہے۔

(۳) چھٹی سے بارہویں صدی ہجری تک کا دور جس میں ابن رشد اندلسی، امام احمد ابن تیمیہ حرانی، شاہ ولی اللہ دہلوی نے خصوصاً کلامی مسائل کی طرف توجہ کی اور عقائد اسلام کی نئی تعبیرات اور توجیہات کیں۔

مذکورہ ادوار کے ذکر میں شبلی نے یوں تو سب ہی مصنفین کے افکار اور ان کی تصانیف کا جائزہ ہیں مگر امام غزالی اور امام رازی کا بیان سب سے زیادہ ہے اور ان کے بعد شاہ ولی اللہ دہلوی کے اقوال و افکار کا درجہ آتا ہے"

علم الکلام میں حکمائے اسلام یعنی فلسفی متکلمین کا ذکر بھی آیا ہے۔ اس حصے میں شبلی نے ابو یوسف یعقوب الکندی، ابو نصر محمد الفارابی، ابن احمد ابن مسکویہ، الشیخ بو علی ابن سینا اور شیخ اشراق شہاب الدین مقتول کے وجود باری تعالیٰ اور حدوث روح و وحی کے بارے میں متکلمانہ اور فلسفیانہ افکار پر ناقدانہ بحث کی ہے۔